

قسط ۲

علماء اصول کے نزدیک خبر مرسل کی اقسام اور ان کی شرعی حیثیت

ڈاکٹر محمد باقر خان خاگوانی لیکچرار ادارہ علوم اسلامیہ و عربیہ، تہذیب الدین نگر، اسلام آباد، پاکستان

۳۔ حدیث کی روایت شہادت کے مانند ہے اور اگر شاہد کی عدالت کو چھپانا شہادت کو ناقابل بنا دیتا ہے تو حدیث میں بھی اسی اصول پر عمل ہوگا اور ایسا راوی جس کی عدالت کے بارے میں علم نہ ہو اس کی مرویات قبول نہیں ہوں گی۔ (۳۲)

۴۔ اگر مرسل کو حجت مان لیا جائے تو راویوں کی عدالت کی تحقیق کرنا ایک بے معنی امر ہوگا۔
۵۔ اگر مرسل کو کچھ علماء کے نقطہ نظر کے مطابق حجت مان لیا جائے تو دورِ حاضر میں بھی اگر کوئی شخص یہ کہے کہ "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذا" آپ نے یوں فرمایا اور راوی کا نام نہ لے تو اسے روکا نہیں جاسکتا اور وہ حدیث حجت تصور ہوگی۔

۶۔ خبری دو قسمیں ہیں، تو انہیں دو احواد اور اگر حدیث کو ارسال کرنے والا راوی یہ کہتا ہے کہ میں نے اس حدیث کو بے شمار راویوں میں سنا ہے تو اس کا یہ قول اس حدیث کو متواتر نہیں بنا دیتا بلکہ وہ خبر واحد ہی رہے گی۔ اور خبر واحد کے لئے ضروری ہے کہ وہ علماء اصول کے بیان کردہ شروط پر پورا اترے اور اگر وہ ان شروط کو پورا نہیں کرتی ہے تو ناقابل حجت ہے اور مرسل خبر واحد کی شرائط پوری ہی نہیں کرتی۔

۷۔ بسا اوقات اس امر کا امکان بھی ہوتا ہے کہ ایک راوی کچھ علماء کے نزدیک عادل اور بعض کے نزدیک غیر عادل ہوتا ہے اس صورت میں اگر ہم مرسل روایت کو قبول کریں تو یہ قبولیت

تقدیراً تو کسی نہ کسی کے لئے ہے۔ (۴۳)

۸۔ اور ہم مرسل روایت کو کیسے قبول کر سکتے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ بے شمار آئمہ کرام نے ایسے لوگوں سے حدیثیں روایت کی ہیں جو کہ فروعِ الحدیث تھے مثلاً:

(الف) شعبی کہتے ہیں کہ مجھے عمارت نے بتایا حالانکہ وہ بخدا جھوٹا تھا۔

(ب) اور شعبی اور سفیان نے جابر الجعفی سے اس وقت روایت کیا ہے جب اس کا جھوٹ ظاہر ہو چکا تھا۔
(ج) امام ابوحنیفہ نے جابر الجعفی سے روایت بھی کی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ میں نے جابر سے جھوٹا کسی کو نہیں دیکھا۔

(د) امام شافعی نے ابراہیم بن یحییٰ الاسلمی سے روایت کی ہے حالانکہ وہ قدریہ اور رافضیوں میں سے تھا اور اس نے جھوٹ کو اپنا وظیرہ بنا لیا تھا۔

(ه) اور مالک بن انس نے عبدالحکیم سے روایت کیا ہے جس کے بارے میں لوگوں نے اعتراضات کئے ہیں۔

(و) امام زہری سے کسی نے پوچھا کہ فلاں حدیث آپ نے کس سے سنی تو انہوں نے کہا کہ باب عبد الملک پر ایک آدمی اسے بیان کر رہا تھا۔ لہذا اس صورت میں عادل لوگوں کی مرسل روایتوں کی تحقیق بھی ضروری ہے۔

۹۔ شروع ہی سے علم حدیث کا یہ ایک امتیازی وصف رہا ہے کہ لوگ اسناد کو یاد رکھتے ہیں اور اس پر علماء کا اجماع ہے۔ اگر مراسیل کو حجت تسلیم کر لیا جائے تو لوگوں کا اسناد کو یاد کرنا ایک سنی لاجل ہوگا اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ اجماع ایک غیر مفید شے پر ہوا ہے۔ (۴۴)

مندرجہ بالا دلائل کی منہ پر جمہور شافعیہ اور ظاہریہ کے نزدیک مراسیل ناقابل حجت ہیں۔ ان کے نزدیک نام مراسیل روایات خواہ وہ تابعین و تبع تابعین کی ہوں یا بعد کے کسی عادل شخص کی ایک ہی

(۴۳) امام شافعی - کتاب الرسائل، تحقیق احمد شاکر، مصر، مکتبہ مصطفیٰ البیاضی

الجبلی ۱۳۵۸ھ، ص ۳۷۶۔

(۴۴) آمدی - الاحکام فی اصول الاحکام، ج ۱، ص ۲، ۱۸۳ نیز ملاحظہ فرمائیں فزالہ

المستصفی، جلد ۱، ص ۱۰۹۔

حیثیت رکھتی ہیں اور وہ خیر مرسل کے معاملہ میں کسی فقہ کو کسی طبقہ پر ترجیح دیتے ہیں اور نہ ہی خیر مرسل کو کسی طرف مالِ حجت شمار کرتے ہیں۔ (۳۵)

فقہ شافعی کے معروف اصول ابواسحاق شیرازی کی رائے میں بھی مرسل صحابہ کے علاوہ دوسروں کے ہوں تو ان کا جائزہ لیا جائے گا اگر وہ سعید بن المسیب کے علاوہ کسی اور کے ہوں گے تو ان پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ کیوں کہ خبر کی صحت کے لئے عدالت شرط ہے اور جس کا نام مرسل میں چھوڑا گیا ہے ممکن ہے وہ عادل ہو یا عادل نہ ہو۔ لہذا وہ خبر قبول نہیں کی جائے گی جب تک کہ راوی کا حال معلوم نہ ہو۔

اور اگر وہ سعید بن المسیب کی مرسل روایات ہوں تو امام شافعی فرماتے ہیں کہ وہ صحیح ہیں اور ہمارے بعض علماء بھی یہی کہتے ہیں کیونکہ جب ان مرسل کی تحقیق کی گئی تو تمام مسند نکلیں لیکن کچھ علماء یہ بھی کہتے ہیں ان کی حیثیت بھی عام مرسل کی طرح ہے۔ امام شافعی نے انہیں اس لئے صحیح کہا کہ انہیں سعید بن المسیب سے انس تھا نہ کہ وہ حجت تھیں، اور اگر کوئی یہ کہے کہ مجھے ثقہ نے اور اس نے زہری سے سنا تو یہ بھی مرسل ہے کیونکہ ثقہ مجہول ہے گویا اس کا نام نہیں لیا گیا۔ (۳۶)

۲۔ امام شافعی کی رائے؛

دوسری رائے امام شافعی کی ہے۔ ان کے نزدیک مرسل کچھ شرائط کے ساتھ حجت ہے، انہوں نے خیر مرسل کو قابلِ حجت بنانے کے لئے ایک درمیانی راہ نکالی ہے ان کے شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔

- ۱۔ حدیث مرسل اس وقت حجت ہوگی جب دوسرے ثقات حقاقا حدیث نے اپنی مستند روایات میں اسی مضمون کو اسی کے مانند روایت کیا ہو۔
- ۲۔ کوئی قول صحابی اس مرسل حدیث کے مطابق مروی ہو۔
- ۳۔ جب اس زمانہ کے اہل علم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہوں۔

(۳۵) شیرازی۔ اللع فی اصول الفقہ، ص ۱۲۳۔ نیز ملاحظہ فرمائیں محمد بن الحسن بدخشانی۔

شرح بدخشانی، ج ۲، ص ۳۶۹۔ ماوردی۔ ادب القاضی، ج ۱، ص ۳۹۹۔ غزالی۔

الستصفی، ج ۱، ص ۱۰۸۔

(۳۶) شیرازی۔ کتاب اللع۔ ص ۱۲۳۔

۴۔ ارسال کرنے والے راوی نے جس شخص سے روایت کیا ہے، وہ راوی جیسا کسی حدیث میں اپنے شیخ کا نام لیتا ہے تو کسی مجہول الحال یا غیر مقبول شخص کا نام تو نہیں لیتا ہے۔ اگر نہیں لیتا تو یہ اس امر پر دلالت ہے کہ اس کی روایت صحیح ہے۔ (۴۶)

۵۔ اس مسئلہ حدیث کو قرآن کی کسی آیت سے تقویت ملے۔

۶۔ اس کی تائید کوئی سنت مشہورہ کر رہی ہو۔

۷۔ اس کے ارسال میں دو معتبر عدول آدمی شریک ہوں بشرطیکہ دونوں کے شیوخ مختلف ہوں اور امام شافعی نے مراسیل کو قبول کرنے کی اتنی سخت شرطیں رکھی ہیں کہ ان شرطوں پر بہت کم مسئلہ احادیث پوری آتی ہیں۔ اس لئے امام شافعی کے بعد جتنے بھی شافعی اصولی آئے ان کا موقف مسئلہ کے بارے میں سخت سے سخت تر ہوا گیا جو مسئلہ کے بارے میں پہلی رائے سے واضح ہے۔

۳۔ جمہور کی رائے؛

تیسری رائے کے مطابق مراسیل تابعین، مجتہدین اور ان کا اعتبار ویسا ہی ہے جیسے کہ مراسیل صحابہ کا اور یہ رائے جمہور اصولیین کی ہیں جن میں احناف، جمہور معتزلہ مالکیہ اور فناء بلہ شامل ہیں۔ انکی رائے کے مطابق کسی حدیث کو ارسال کرنے والا اس وقت ارسال کرتا ہے جب اسے مروی عنہ کی عدالت کا یقین ہو۔ اس وجہ سے وہ حدیث قابلِ حجت ہے۔ اور جب عادل راوی مروی عنہ کا ذکر نہ کرے حالانکہ اسے یہ خبر ہے کہ اس کی حدیث پر شریعت کا دارو مدار ہے تو اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اسے مروی عنہ کی عدالت کا مکمل یقین ہے اور اس کا خاموش رہنا مروی عنہ کی عدالت کی خبر دیتا ہے۔ اور اگر وہ عادل راوی مروی عنہ کا ذکر کرے اس کی عدالت کی شہادت دیتا تو جس طرح ہم اس کی شہادت کو ملتے اسی طرح ہم مروی عنہ کے بارے میں اس کے سکوت کو بھی مانتے ہیں۔ (۴۹)

(۴۶) امام شافعی۔ کتاب الرسالہ، ص ۴۶۲۔

(۴۸) سبکی۔ الابہاج فی شرح المنہاج، ج ۲، ص ۳۳۳، نیز ملاحظہ فرمائیں ابن نجار۔ فتوحی شرح الکوکب

المنیر، ج ۲، ص ۵۷۸۔ بدقتی۔ شرح البدقتی، ج ۲، ص ۳۷۰۔

(۴۹) قرافی۔ تنقیح الفصول، ص ۱۶۲ نیز ملاحظہ فرمائیں عبد الحق حقانی۔ الذامی شرح الحسامی، ج ۱،

ص ۱۳۶۔ ابوالحسن بصری۔ المعتمد، ج ۲، ص ۱۴۲۔

اس لئے بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ مرسل، مسند سے قوی تر ہے کیونکہ مرسل میں ارسال کرنے والا فقط راوی کی عدالت کا ذمہ دار بن کر اسے اللہ کے سپرد کر دیتا ہے لیکن جب وہ اسے مسند بتاتا ہے تو اس راوی کا معاملہ سامع کے سپرد کر دیتا ہے اور اس کا ذمہ نہیں لیتا اور اس حال میں مسند مرسل سے ضعیف تر ہے۔ (۵) مرسل غیر القرون کو حجت ملنے والوں نے اپنے دلائل اور مخالفین کے دلائل کا جواب درج ذیل طریقوں سے دیا ہے۔

۱۔ جس طرح سے جمہور علماء اصول اور اکثر شافعی علماء کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ اسیل صحابہ حجت ہیں تو اسی اتفاق پر قیاس کرتے ہوئے جمہور علماء تابعین و تبع تابعین کی مرسل روایات کو بھی حجت تصور کرتے ہیں کیونکہ جس طرح صحابہ کی عدالت حدیث غیر القرون سے ثابت ہے اسی طرح تابعین و تبع تابعین کی عدالت بھی ثابت ہے اور اگر صحابہ کی مرسل حجت ہیں تو ان کی بھی قابل حجت شمار ہوں گی۔

۲۔ جمہور علماء کبار تابعین کے اقوال سے بھی استدلال کرتے ہیں مثلاً حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ مجھے چار صحابہ جب کسی حدیث کو روایت کرتے ہوئے نظر آئے تو میں پھر اس کو ارسال کرتا ہوں اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ جب میں کہوں کہ یہ خبر میں نے فلاں سے سنی تو وہ حدیث صرف اسی راوی کی ہوگی لیکن جب میں تمہیں کہوں کہ "قال رسول اللہ" تو اس حدیث کو میں نے ستر یا اس سے زیادہ راویوں سے سنا ہوا ہے۔ اسی طرح ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ہم حدیث کی سند اس وقت تک بیان نہیں کرتے جب تک کہ قندہ کا ڈرنہ ہو اور نخعی فرماتے ہیں کہ جب میں کہوں میں نے فلاں اور اس نے فلاں سے سنا ہے تو صرف ایک کی روایت ہوتی ہے مگر جب میں یہ کہوں کہ قال رسول اللہ، تو یہ ایک سے زیادہ کی روایت ہوتی ہے۔ (۶)

(۵) قرافی - تنقیح الفصول، ص ۱۶۴۔

(۶) نسفی کشنہ الاسرار المنار، ج ۲، ص ۲۱ نیز ملکہ سلطہ نورانیہ ابو الولید

بابی، احکام الفصول فی احکام الاصول، ص ۲۷۵۔ امیر بادشاہ، تفسیر التحریر

مسر۔ مکتبہ مطبوعیہ الیابى الطبیبی، ۱۳۵۱ھ جولائی ۱۰۳۔ نیز ملکہ سلطہ نورانیہ۔ ابن قدامہ

۳۔ جمہور کے نزدیک صحابہ کرام کی مراسیل قبول کرنے کی طرف بھی ایک وجہ نہیں کہ وہ عدول تھے بلکہ اس کی دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ اجماع صحابہ حجت ہے اور صحابہ کے اجماع کی طرح ہر دور کا اجماع بھی شریعت کے لحاظ سے حجت ہے اور جس طرح یہ بات ثابت ہے کہ صحابہ کا اپنے دور میں مرسیل کی حیثیت پر اجماع تھا تو اسی طرح ان کے بعد تابعین نے اس حجت کو بذریعہ اجماع برقرار رکھا لہذا اگر مرسیل صحابہ حجت ہیں تو مرسیل تابعین بھی حجت ہیں، اور دونوں ادوار میں خبر مرسیل کی حیثیت کو دلیل ان ادوار کے علماء کا اس کی قبولیت پر اجماع ہے۔

۴۔ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے آج تک یہ ایک روایت جلی آرہی ہے کہ علماء کرام خبر مرسیل کے بارے میں کہتے ہیں (قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اور بے شمار کتب احادیث مرسیل روایات سے بھری پڑی ہیں اور امت میں سے کسی نے بھی علماء کے اس عمل کی مخالفت نہیں کی اگر مرسیل مردود ہوتی تو علماء کرام کو اس طرح روایت کرنے سے روک دیا جاتا لیکن آج تک یہ نہیں ہوا پس صدیوں سے علماء کا یہ تعامل مرسیل کی حیثیت پر اجماع ہے۔

۵۔ یہ علماء کرام کی عادت ہے کہ جب کوئی ثقہ اور عادل شخص انہیں راوی کی عدالت کے بارے میں بتائے تو وہ اس کی بات مان کر تحقیق کا راستہ چھوڑ دیتے ہیں لہذا خبر مرسیل کے راویوں کی تحقیق میں بھی یہی طریقہ اپنایا جائے گا۔

۶۔ مخالفین کا یہ اعتراض کہ راوی کے اوصاف سے جہالت، حدیث کی حیثیت ختم کر دیتی ہے صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ جب کوئی ثقہ مسلماً روایت کرے گا اور تو اس نے لازمًا راوی کے حال کی تحقیق کی ہوگی اور اس کی حدیث قبول نہ کرنا اس ثقہ پر عقلمندی کا الزام ہے۔ دوسری طرف اگر وہ ہمیں اس حدیث کی سند بتائے اور راوی کی عدالت کی تصدیق بھی کرے تو کیا یہ ممکن ہے کہ ہم اس کی تصدیق کو نہ مانیں۔ جب اس کی وہ تصدیق تقلیداً مانتے ہیں تو اس کے ارسال کو بھی ہمیں تقلیداً ماننا پڑے گا (۵۲)۔

۷۔ علماء کی خبر واحد کی اسناد اور اس کے راویوں کے حالات کی تحقیق سے یہ بات قطعاً ثابت نہیں

(۵۲) سمرقندی - میزان الاصول، ص ۳۸ نیز ملاحظہ فرمائیں عبدالحق حقانی - النامی شرح

ہوتی کہ خبر واحد حجت نہیں بلکہ ان کی اس امر میں شغولیت کا مقصد خبر واحد کو مختلف ذرائع سے سننا ہوتا ہے۔ اور جس طرح خبر واحد کی صحت کو جانچنے کا ایک ذریعہ اس کی سند اور اس کے راویوں کے حالات کی پڑتال ہے اسی طرح دوسرا ذریعہ اسال ہے۔ اس لئے خبر مسل کو قابل حجت مان لینے سے خبر واحد کی صحت کو پہلے طریقہ سے جانچنے کی نفی ہوتی ہے اور نہ ہی اس کی ضرورت قائم ہوتی ہے۔

۸۔ خبر مسل کی عدم حجت کے قائلین کا ائمہ کرام پر ضعیف اور جھوٹے راویوں سے روایت کرنے کا اعتراض اس وجہ سے لغو ہے کہ تمام ائمہ نے ان راویوں سے روایت کرنے کے بعد راویوں کے کردار سے بھی آگاہ کر دیا ہے۔ ہاں اگر وہ ائمہ راویوں کے حالات سے آگاہ نہ کرتے تو ان کی مراسیل پر اعتراض کیا جاسکتا تھا لیکن ہم ان سے اس امر کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

۹۔ امام شافعی کی بیان کردہ شرائط کے بارے میں جہور کی رائے یہ ہے کہ یہ بات عقلاً بھی محال ہے کہ دو غیر مقبول روایتیں مل کر مقبول روایت بن جائیں۔ جب ان کے نزدیک مرسل فی نفسہ مردود ہے تو دو راویوں کی مرسل روایات مل کر کیسے مقبول بن جائیں گی مزید یہ کہ امام شافعی کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ مرسل روایات کو نہیں مانتے تھے ان پر الزام ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ مرسل روایات کو قابل حجت سمجھتے تھے۔ (۵۳)

ان دلائل کے علاوہ ابن جریر طبری ذکر کرتے ہیں کہ تمام تابعین کا مراسیل کی قبولیت پر اجماع تھا اور دوسری صدی ہجری کے آخر تک کوئی بھی ان کا انکار نہیں کرتا تھا۔ (۵۴)

(۵۳) فضلاً ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱

اسی طرح ابوالولید الباجی کی رائے میں مراسیل کی حجیت کا انکار ایک بدعت ہے جو دو صدیوں کے بعد شروع ہوئی اور اس سے قبل ائمہ کی مراسیل بغیر کسی اعتراض کے قبول کی جاتی تھیں۔ (۵۵)

ان تینوں آراء کو سامنے رکھ کر اور ان کی دلیلوں کو مطالعہ کرنے سے جو رائے سب سے قوی نظر آتی ہے وہ پہلی رائے یعنی مرسل کا حجت نہ ہونا ہے لیکن اس کے قبول کرنے سے دین میں کافی جرح واقع ہوتا ہے اور اجماع تابعین اور تعامل علماء کی نفی ہوتی ہے لہذا دین کے عمومی مزاج اور مذکورہ بالا بلائی کے پیش نظر جمہور کی رائے اقرب الی الحق اور قرین قیاس ہے۔ اگر یہ رائے نہ مانی جائے تو دین کے بے شک احکام کے منسوخ ہونے کا خطرہ ہے۔ جو ان ائمہ تابعین سے ثابت ہیں اور دورِ حاضر میں ان پر عمل ہو رہا ہے جیسا تیسری رائے سے ظاہر ہے۔ (جاری ہے)

(۵۵) ابوالولید باجی۔ احکام النصول فی احکام الاموال، ص ۲۷۵۔

ماہ جنوری کے "ذہن کی ورزش انعامی مقابلہ" کا حل



۱: حضرت حارث بن عمیرؓ: ۲: بالترتیب آنحضرتؐ، ابوطالب اور آپؐ کی والدہ فاطمہ بنت اسد نے۔ ۳: ابن ماجہ۔ یہ تاریخی سفر ہندوستان کا تھا جو ابن ماجہ نے واسکو ڈی گاما کی رہنمائی کے لئے کیا تھا۔ ۴: راج الاخبار ۵: دونوں لفظ مذکور میں استحصال: حاصل کرنا یا حصول کی خواہش اور استیصال: جڑ سے اکھاڑ دینا، ختم کر دینا۔ ۶: موارد الکلام۔ ۷: ابوالوالد اور عتیق۔ ۸: انا شامل۔ ۹: سید سلیمان ندوی۔ ۱۰: سیرت فریڈیہ۔ یہ انکے نانامی سوانح ہے جو اب نایاب ہے۔

یہ ہیں ان حضرات کے نام جنہوں نے ہمیں درست جواب بھیجے:

محمد طاہر اللہ مالیکان، عامر فقیہ، مراد آباد، نور محمد حسن، خالد محمود، بنگلور، بنسیر علی گلزار علی، امرہ، محمد خلیق احمد کلکتہ، نضر اللہ صدیقی، علی گڑھ، ڈاکٹر سید رضی الحسن، شہین نگر، تنویر احمد، محمد بلال خواجہ، رامپور، عمران احمد، نئی دہلی۔

اعلان: قرعہ اندازی سے انعام حاصل کرنے کے تقارر ڈاکٹر سید رضی الحسن قرار پاسے۔